اپنا سر کاٹ کر اس پر پورا جسم اگانے والا حیرت انگیز جانور

سمندر میں گھونگھوں سے مشابہہ جانور بکثرت ملتے ہیں جنہیں سی سلگ کہا جاتا ہے۔ ایک قسم کا سمندری گھونگھا یا سی سلگ سمندر میں پایا جاتا ہے جو خطرے کی صورت میں اپنا سر خود کاٹ لیتا ہے اور پھر اس سر سے پورا جسم اُ گا لیتا ہے۔

جاپانی ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ 'سی سلگ' کی دو اہم اقسام ایسی ہیں جو خطرے کے وقت اپنا سر کاٹ دیتے ہیں اور وہ زندہ رہتے ہیں۔ بریدہ سر غذا کھاتا ہے اور دھیرے دھیرے گردن کے نیچے سے پورا دھڑ اعضا اور دیگر نظام تشکیل پاتا ہے اور ایک نیا سی سلگ بن جاتا ہے۔ اس پر سر پرانا اور دھڑ نیا ہو جاتا ہے۔ سر قلم ہونے کے بعد بھی یہ کھاتا پیتا، حرکت کرتا اور فضلہ بھی خارج کرتا ہے۔ دو سے تین ہفتے بعد اس کا دل اور اس سے وابستہ نظام سمیت پورا جسم بن جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بغیر سر کے دھڑ کئی ماہ تک زندہ رہتا ہے، دل دھڑکتا رہتا ہے لیکن جسم اپنا سر نہیں بنا پاتا اور آخر کار گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے۔

جاپان کی نارا ومن یونیورسٹی کے سائنسداں سایا کا مائٹو اور ان کے ساتھیوں نے یہ حساس تجربات کئے ہیں۔ ان کے مطابق سر میں دماغ سمیت کئی قلبی خلیات پائے جاتے ہیں۔ دھیرے دھیرے یہ خلیات ایک پورا جسم تشکیل دیتے ہیں۔ مائٹو نے تجربہ گاہ میں سی سلگ کی ایک قسم کو پالا جسے 'سیکوگلوسان' کہتے ہیں۔ انہوں نے مجبور کیا کہ گھونگھا اپنا سر خود اتارے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ انہوں نے سلگ کی گردن کے پاس خاص نشانات دیکھے جو انہیں گردن توڑنے میں مدد دیتے ہیں۔ پھر 6 گھونگھوں کی گردن پر دھیرے سے باریک دھاگہ باندھا گیا تو سب نے ایک ہی دن میں اپنا سر کاٹ ڈالا۔ سر الگ ہونے کے بعد الجی کھانے لگے اور ماہرین نے دیکھا کہ سر میں موجود غدود کھانے کو ہضم کرنے میں مدد دے رہے تھے۔ تجربہ گاہ میں 160 سی سلگ رکھے گئے تھے جو دو سال کے اندر طبعی موت مر گئے۔

تجربہ گاہ میں پالے گئے 15 میں سے 5 اور ماحول سے پکڑے گئے 145 جنگلی سلگ میں سے تین نے اپنے سر کاٹ ڈالے۔ 39 جانوروں نے اپنے جسم کے مختلف اعضا اور پیروں کو الگ کر دیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عام طور پر چھپکلی خطرے کی صورت میں اپنی دُم الگ کر دیتی ہے اور دیگر جانور بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس عمل کو آٹوٹومائز کہا جاتا ہے۔ تاہم سی سلگ کا معاملہ بہت انوکھا اور مختلف ہے کیونکہ وہ اپنا سر ہی نکال دیتے ہیں۔

ماہرین کا خیال ہے کہ جب سلگ کے جسم میں کوئی طفیلیہ (پیراسائٹ) پہنچ جائے تو وہ اپنے بیمار بدن سے جان چھڑا لیتے ہیں۔ ان طفیلیوں کو سیپوپوڈز کہا جاتا ہے۔ اگر سی سلگ اس سے جان نہ چھڑائیں تو وہ خود موت کے شکار ہو سکتے ہیں۔ تاہم سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس ضمن میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔